

روحانی تدبر کائنات؟

کوئی بات کسی کے سر تھوپنے کا واقعی کوئی اخلاقی جواز نہیں۔ لیکن کچھ مہربان صرف یہ جملہ استعمال کر کے دوسروں کے سر جو جی چاہے تھوپنے کی سند حاصل کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ میرا سائنس اور مغربی فکر سے متعلق اپنے مضامین میں ایک مقدمہ یہ تھا کہ قرآن کائنات میں تدبر کی جو دعوت دیتا ہے، اس کے نتیجے میں سائنسی ترقی میں مدد ملتا ہے۔ میں نے کہیں یہ بات نہیں کہی کہ قرآن سے کسی ایسے تدبر کی دعوت ملتی ہے جو آدمی کو خدا پر بندہ بنا دے یا اسے خدا اور اس کے مطالبات سے غافل کر دے۔ الشریعہ جون 2014 کے "تدبر کائنات کے قرآنی فضائل" نگار نے میرے مضامین سے یہ تدبر خدا جانے کہاں سے اخذ کر لیا؟

اگر بات صرف میرے سر تھوپنے کی ہوتی تو ان سطور کی حاجت نہ تھی، مگر تنقید نگار تو رواروی میں قرآن کے سر بھی وہ تصور تھوپ گئے ہیں جو اس کتاب الہی کے لیے یکسر اجنبی ہے۔ ان بے ربط جملوں کا ایک محرک یہ بھی ہے کہ جناب مدیر "الشریعہ" نے اسی تصور کو بڑی فکر رسا کا نتیجہ خیال کرتے ہوئے موقر رسالے کے بیرونی صفحے پر نمایاں کیا ہے۔ تنقید نگار اور مدیر ہر دو احباب کے ذمے ہے کہ وہ قرآن سے کوئی حوالہ دے کر بتائیں کہ قرآن کے تدبر کائنات سے ضمنی طور پر بھی سائنسی تدبر مراد نہیں ہو سکتا؛ قرآن نے اپنے تدبر کائنات کو روحانی و سائنسی خانوں میں تقسیم کیا اور ان مختلف تدبروں کے نتائج یا متوقع نتائج کو الگ الگ ذکر کیا ہے۔ قرآن سے ذرا اس مقام کی نشاندہی فرمائیے جہاں قرآن نے کہا ہو کہ تدبر کرنے سے پہلے یہ طے کر لیں کہ آپ کا تدبر کس نوعیت کا ہے؟ آپ روحانی تدبر کرنے جارہے ہیں یا سائنسی و مادی تدبر؟ جب تدبر کرنے لگیں تو فلاں نوع کا تدبر کریں، وہ آپ کو خدا تک پہنچائے گا اور فلاں قسم کے تدبر سے گریز کریں، وہ آپ کو لکڑ بنادے گا؟ قرآن کہتا ہے کائنات میں تدبر کرو آپ کہتے ہیں کائنات میں روحانی تدبر کرو۔ گویا صرف قرآنی تدبر سے قرآن کا مقصود حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کو آپ کی اختراع کردہ روحانیت سے مقید کرنا ضروری ہے۔

قرآن کے مخاطب اگر صرف آپ ایسے مسلمان اور صاحبان روحانیت ہی ہوتے تو وہ یقیناً آپ کی تشفی کا سامان کرتا مگر اس کے مخاطب تو وہ لوگ بھی ہیں جو روحانیت سے واقف ہیں اور نہ خدا و رسول سے۔ آپ مطمئن ہوں یا نہ

* شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا۔ drshahbazuos@hotmail.com

_____ ماہنامہ الشریعہ (۵۱) اگست ۲۰۱۴ _____

ہوں اسے معلوم تھا کہ ایسے لوگوں کو صرف تدبر کی ترغیب دی جاسکتی ہے آپ کے وضع کردہ روحانی تدبر کی نہیں۔ جس شخص کو حقیقت و روحانیت تک پہنچنا ہی تدبر کے ذریعے سے ہے، اسے آپ روحانی تدبر کی دعوت کیونکر دے سکتے ہیں؟ نتیجہ ہاتھ میں تھا کہ تدبر کی دعوت ایک صاحب ایمان کو تو دی جاسکتی ہے، اور اس کے لیے کارگر بھی ہو سکتی ہے، لیکن ایک خدا شناس کو نہ ایسی دعوت فائدہ مند ہو سکتی ہے اور نہ وہ ایسی دعوت پر لپیک کہنے کے لیے تیار ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ یہ چیز اسے سوچ سمجھ کر اور غور و فکر کر کے ماننے کے دیے گئے اختیار اور اس کے حق میں منشا و مقصود الہی ہی کے خلاف ہے؟ اگر اسے لازماً منوانا مطلوب ہوتا تو صرف ماننے کو کہا جاتا یا اس پر مجبور کیا جاتا، غور و فکر اور تدبر کر کے ماننے کو نہ کہا جاتا۔

وہ تدبر جو ایک ملحد یا بے خدا سائنسدان سائنسی ایجادات و انکشافات کے لیے کرتا ہے، بالکل اسی طرح اچھا یا برا ہو سکتا ہے جیسے ایک مسلمان اور با خدا شخص کا الہیات وغیرہ کے حوالے سے تدبر۔ عین ممکن ہے کہ وہ ملحد جس کے تدبر کو آپ سائنسی تدبر کہہ کر مذموم قرار دے رہے ہیں، وہ اس کو با خدا اور صاحب ایمان بنادے اور وہ مسلمان اور با خدا جس کے تدبر کو آپ روحانی ٹھہرا کر محمود بتا رہے ہیں، وہ اسے بے خدا اور بے ایمان بنادے۔ سعود عثمانی یاد آگیا:

میاں یہ عشق ہے اور آگ کی قبیل سے
کسی کو خاک بنادے کسی کو زر کر دے

آپ نے سائنسی تدبر والے بڑے بڑے کافروں کا تدبر روحانی اور بڑے بڑے روحانی تدبر والوں کا تدبر سائنسی بننے دیکھا نہیں تو سنا ضرور ہوگا۔ کتنے کافر "سائنسی" تدبر سے مسلمان ہو جاتے ہیں اور کتنے "روحانی" تدبر سے کافر یا کم از کم کفر کے ملزم؟ کیا آپ اس روحانی تدبر کو نہیں جانتے جو بہت سے ایسے لوگوں کو کافر ٹھہرا دیتا ہے، جس کو مسلمانوں کا ایک جم غفیر خدا رسیدہ اور اسلام کا سچا پیروکار سمجھتا ہے! نتیجہ؟ تدبر تدبر ہوتا ہے روحانی یا سائنسی نہیں۔ جب آپ کا روحانی تدبر تباہی کا موجب بن سکتا ہے اور آپ کے سائنسی تدبر سے خیر برآمد ہو سکتی ہے تو پہلے سے اس درجہ دوستی کا کیا جواز ہے کہ دوسرے سے دشمنی کے بغیر یہ نبھائی نہ جاسکے!

محترم صاحب مضمون تضاد خیالی میں مبتلا ہیں۔ ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ "تدبر کائنات سے اصولی طور پر تو کیا ضمنی طور بھی سائنسی تدبر مراد نہیں ہو سکتا" اور دوسری طرف فرماتے ہیں: "قرآن نے سائنسی و مادی تدبر کی کہیں کوئی ترغیب دی ہے اور اور نہ ہی اس سے کوئی ممانعت فرمائی ہے۔ سائنسی تدبر ایک مباح سرگرمی ہے..... موجودہ دور میں جبکہ امت کو ٹیکنالوجی کی ضرورت ہے تو اس دور میں مسلمانوں کے سائنسی تدبر کی طرف متوجہ ہونے کی کوئی فضیلت بھی ہو سکتی ہے۔"

سوال یہ ہے کہ جس چیز کی فضیلت بھی ہو سکتی ہے، اسے بعض واضح نصوص سے اور وہ بھی ضمناً مراد لینے میں کون سا امر مانع ہے؟ اگر آپ کا خیال یہ ہے کہ اس فضیلت سے اہل اسلام کے لیے کوئی مذہبی نوعیت کی فضیلت نہیں، محض دنیوی اور قومی و ملی فضیلت مراد ہے تو ہم آپ سے عرض کریں گے کہ قوم و ملت کے مفاد میں ایسی سرگرمی جس کی قرآن و

_____ ماہنامہ الشریعہ (۵۲) اگست ۲۰۱۴ _____

سنت میں ممانعت نہ ہو ثواب ہے یا گناہ؟ اگر گناہ ہے تو اس کی فضیلت نہیں؛ اگر ثواب ہے تو یہ خلافِ قرآن نہیں، موافقِ قرآن ہے۔ اور موافقِ قرآن ہے تو آپ کا مقدمہ باطل۔

قرآنی تدبر کائنات سے ضمنی طور پر بھی سائنسی تدبر مراد لینا ہمارے مہربانوں کو خلافِ قرآن بلکہ قرآن پر اتہام یا اس میں تحریف دکھائی دیتا ہے لیکن مذہب کے نام پر یہ "ضمنی طور پر" وہ چیزیں مراد لے لیتے ہیں کہ بقول اقبال خدا و جبرائیل و مصطفیٰ بھی حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ آپ کی وہ ضمنی مرادیں جنہوں نے امت مرحومہ کو انتشار و تشنیت میں مبتلا کر رکھا ہے، اور جن کا دین کے "سارے فسانے" میں کہیں کوئی ذکر نہیں، آپ کو بالکل خلافِ قرآن نظر نہیں آتیں، خلافِ قرآن نظر آتا ہے تو بے چارہ بے ضرر سائنسی تدبر!

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیے

تدبر کائنات کی قرآنی دعوت سے اہل اسلام نے جو ضمنی سائنسی فوائد حاصل کیے ہیں ان فوائد کو بہت سے حوالہ جات کے ساتھ الشریعہ میں شائع شدہ اپنے مضمون "فکر مغرب: بعض معاصر مسلم ناقدین کے افکار کا تجزیہ" میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ مضمون نگار سے گزارش ہے کہ ذرا اس تفصیل کو دوبارہ ملاحظہ فرمائیں۔ اس تفصیل سے واضح ہے کہ قرآنی تدبر کے مسلمانوں کے حق میں ضمنی سائنسی نتائج کو قرآن سے عقیدت رکھنے والے مسلمانوں ہی نے نہیں، بہت سے غیر مسلم محققین نے بھی تسلیم کیا ہے۔

"کسی مظہر قدرت یا آیت اللہ پر غور و فکر ترک کر دینا اس سے پہلے کہ اس کی حقیقت پوری طرح منکشف ہو، اس سے اعراض کے زمرے میں آتا ہے" یہ بات میں نے قرآنی آیات کے حوالے سے نقل کی تھی۔ مضمون نگار کو میرے مضمون میں اس بات سے متصل یہ آیات قرآنی کیوں نظر نہیں آئیں: وَكَانَ مِنْ آيَةِ يَمْرُونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ؛ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَوُّتٍ. فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ. ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ عَلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ۔ کیا یہ اور اس نوع کی دیگر بہت سی آیات حقیقت منکشف ہونے تک غور کی دعوت نہیں؟ ہاں، مگر مسئلہ یہ دکھائی دیتا ہے کہ ہمارے مہربان دوست کے نزدیک حقیقت منکشف ہونے سے لازماً مراد کوئی معروف و اصطلاحی سائنسی دریافت ہی ہے، جبھی تو حضرت کو یہ فکر لاحق ہو گئی کہ یوں تو صحابہ پر بھی بہت سی چیزوں کی حقیقت منکشف نہیں ہوئی تھی۔ کیا اس بار بار غور سے اللہ کا ایتقان و عرفان حاصل کر لینا حقیقت کا منکشف ہونا نہیں ہے؟

تقید نگار کا ایک نہایت ہی عجیب استدلال یہ ہے کہ "آخر نبی کی پوری زندگی میں اس نوع کی سائنسی سرگرمی کہیں کیوں نظر نہیں آتی۔" (یہ استدلال اسی نوعیت کا ہے جیسا کہ ہمارے روایتی مذہبی حلقوں میں بدعت کے حوالے سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس تناظر میں ہمارے یہاں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، ان سے متعلق راقم نے جناب مولانا زاہد الراشدی زید مجدہ کی ایک تحریر پر نقد کے ضمن میں تفصیلی گفتگو کی ہے، لیکن دیگر مصروفیات کی وجہ سے یہ تکمیل پذیر نہیں

_____ ماہنامہ الشریعہ (۵۳) اگست ۲۰۱۴ _____

ہو پارہی۔ ان شاء اللہ اسے جلد شائع کراؤں گا جس میں بدعت کے اس تصور کے بودے پن کو تحقیقی منہاج پر شرح و بسط سے نمایاں کیا جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا حضور کی زندگی میں وہ سرگرمیاں نظر آتی ہیں جو ہم اور آپ آج کل بے باک دہل دین کی خدمت کے نام پر انجام دے رہے ہیں؟ کیا حضور اور آپ کے صحابہ ہماری طرح مضمون نگاری کیا کرتے تھے؟ کیا انہوں نے بڑے بڑے مدارس اور اداروں کی ادارت سنبھال رکھی تھی، اور ان کے لیے وہ نصاب وضع کر رکھا تھا جو ہمارے نزدیک قریب قریب الہامی ہے؟ کیا وہ اشعری، ماتریدی، حنفی، شافعی، دیوبندی، بریلوی کہلایا کرتے تھے؟ کیا وہ غزالی اور ابن رشد کی کلامی بحثوں پر وقت ضائع کیا کرتے تھے؟ کیا ان میں سے بہت سی بحثیں کبھی صحابہ کے خواب و خیال میں بھی آئی تھیں؟ انہوں نے ایسی مذہبی سیاسی جماعتیں بنا رکھی تھیں جو اسلام کی خدمت کے نام پر ان سیکولر لوگوں کے ساتھ مل کر حکومت کیا کرتی تھیں جن کی کرپشن اور اسلام دشمنی کا خود ہی ڈھنڈورا پیٹا کرتی تھیں؟ صحابہ نے تو آپ کے بقول "قرآنی لفظ" اب کی تحقیقات کے لیے کمیٹیاں نہیں بنائی تھیں "لیکن ہمارے فقہاء اور متکلمین نے قرآن کے ایک ایک لفظ کے فقہی و کلامی مصداق ڈھونڈنے میں عمریں کھپا دیں۔ ہم اس پر بھی مطمئن نہ ہوئے اور ان کی مزید کرید کے لیے تھوک کے حساب سے دارالافتاء، مفتی اور متکلم بنا دیے اور مسلسل بنائے جا رہے ہیں۔ دفتروں کے دفتر سیاہ کر دیے اور کرتے جا رہے ہیں۔ نبی اور صحابہ نے کھجوروں سے مسجدیں بنائیں، ہم نے بھوک سے بھکتی مخلوق کی سنی ان سنی کر کے قومی دولت کو تزیین منبر و محراب میں جھونک دیا۔ "شاگردان رسول نے مفتوحہ علاقوں میں پڑے کتابوں کے انبار سے دلچسپی نہ لی "اور ہم ہیں کہ اپنی للہیت اور خدا رسیدگی کو داؤ پر لگا کر مدارس اور کتب خانوں میں انواع و اقسام کی کتابیں جمع کرتے رہتے ہیں: اور ان کتابوں میں بہت سی ایسی بھی ہیں جن میں ہمارے عقائد کے لحاظ سے کفر بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ فہرست بہت طویل ہے۔

یہ سب چیزیں اگر عہد نبوی و صحابہ میں موجود نہ ہونے کے باوجود دین و ملت کی خدمت ہیں تو سائنس بے چاری؛ جس نے آپ کی ان دینی خدمات کے لیے اپنی بہت سی سروسز پیش کی ہیں، اس سے متعلق غور و فکر ہی دشمنی ملت اور مخالفت قرآن کیوں ٹھہری!

کسی ایک زمانے کی قومی دہلی، دینی و ثقافتی، سیاسی و حربی، علمی و فنی ضرورتوں اور تقاضوں کا حوالہ دے کر اسے ہر زمانے پر اپلائی کرنے کی سوچ سے زیادہ بودی سوچ کوئی نہیں ہو سکتی۔ اس اعتبار سے چودہ پندرہ سو سال کے فرق کو چھوڑیے، عہد نبوی اور خلفائے راشدین ہی کے ادوار پر نظر ڈال لیجیے۔ آپ کو عہد نبوی، عہد صدیقی، عہد فاروقی، عہد عثمانی اور عہد علی المرتضیٰ ہر ایک میں واضح فرق نظر آئے گا۔

دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے حالاتِ زمانہ کے تحت تو ہیں، ہم اور ٹینک وغیرہ سامانِ حرب کی تیاری تقریباً تمام اہل علم کے نزدیک قرآن کی تعلیم اعدوا للہم ما استطعتم من قوۃ کی مصداق ہے۔ کیا یہ اسی سچ پر تدبر کے بغیر ممکن ہے؟ اور کیا اسلحہ کے لیے بے شمار انواع کے علوم و فنون کی ضرورت نہیں، جو ظاہر ہے کہ تدبر ہی کی بنیاد پر استوار ہو سکتے ہیں۔ کیا اس تدبر کے نتیجے میں وجود پذیر ہونے والی چیزیں سائنسی دریافتیں نہیں کہلائیں گی؟ ان اشیا کے حوالے

_____ ماہنامہ الشریعہ (۵۴) اگست ۲۰۱۴ _____

سے کیے گئے تدبر پر آپ کا فتویٰ کیا ہوگا؟ روحانی تدبر یا سائنسی تدبر؟ اگر روحانی تدبر ہے تو سائنسی دریافتیں روحانی ہو گئیں اور اگر سائنسی تدبر ہے تو اعدوا للہم ما استطعتم من قوۃ ایک مباح سرگرمی ٹھہری۔

پھر اس تدبر (جسے آپ ضمناً بھی قرآن کی تعلیم تدبر کی مراد ماننے کو تیار نہیں) کی واحد دینی و قرآنی بنیاد اعدوا للہم ما استطعتم من قوۃ ہی نہیں، نوع انسانی کی بھلائی اور اسے سہولتوں کی فراہمی سے متعلق سینکڑوں نصوص بھی اس کی انتہائی غیر مبہم بنیادیں ہیں۔ کیا بجلی، گیس وغیرہ اشیا اور ان سے جڑی دیگر لاتعداد چیزوں اور ضرورتوں، جن کے بغیر آج کل اہل دنیا ہی نہیں، اہل دین کے لیے بھی رشتہ جسم و جاں قائم رکھنا مشکل ہے، کی فراہمی و تیاری وغیرہ کے امور پر غور و تدبر خلاف قرآن ہے؟ کتنی حیرت کی بات ہے کہ فضول قسم کی کلامی، فقہی، مسلکی، بحثوں اور دینی حلقوں میں مروج اس نوع کے بہت سے دیگر امور کے حوالے سے تدبر، جو نہ قرآن کا مطالبہ ہے اور نہ ایک عام مسلمان کو اس سے کوئی سروکار اور فائدہ، "روحانی تدبر" ٹھہرا کر سر آنکھوں پر رکھا جائے اور جو تدبر قرآن کا مطالبہ بھی ہو اور بنی نوع انسان کے لیے نفع بخش بھی، وہ "سائنسی تدبر" اور "مباح سرگرمی" قرار دے کر "گناہ بے لذت" کا مصداق بنا دیا جائے:

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ماہنامہ الشریعہ کی اشاعت خاص

بمعنوان: ”افاداتِ امام اہل سنت“

[شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے افکار و

تحقیقات، نادر تحریروں، خطابات، تقاریر اور مکاتیب کا دل آویز مرقع]

ترتیب و تدوین کے تکمیلی مراحل میں ہے

ان شاء اللہ اکتوبر ۲۰۱۴ء میں منظر عام پر آئے گی

جو حضرات اس سے قبل اپنے پاس محفوظ مواد ”الشریعہ“ کو ارسال نہ کر چکے ہوں، ان سے گزارش ہے کہ جلد از جلد متعلقہ مواد ارسال کر دیں تاکہ اشاعت خاص مقررہ وقت پر طبع ہو کر سامنے آ سکے۔

_____ ماہنامہ الشریعہ (۵۵) اگست ۲۰۱۴ _____